www.KitaboSunnat.com

سے پہلے لفظ معنی کو واضح کرتا ہے، پھر وہ اس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، پھر اس کی معنی پر دلالت کو واضح اور پوشیدگی کی جہت سے دیکھا جاتا ہے، پھر معنی کو پہچاننے کے طریقہ سے بحث کی جاتی ہے، خواہ وہ معنی واضح ہو یا پوشیدہ ہو۔

پہلی بحث، لفظ کا معنی کے لیے بنایا جانا:

۲۵۹۔ لفظ معنی کے لیے اپنے بنائے جانے کے اعتبار سے خاص اور عام اور مشترک میں تقسیم شدہ ہے اور خاص کے تحت مطلق اور مقید اور امر اور نہی درج شدہ ہیں، اس بنا پر ہم اس بحث کو مطالب میں تقسیم کریں گے، پہلا خاص کے بارے میں، دوسرا عام کے بارے میں اور تیسرا مشترک کے بارے میں۔

پہلا مطلب، خاص

اس کی تعریف اور اقسام:

۲۶۰۔ خاص لغت کی رو سے: منفرد ہونے والا، یہ ان کی اس بات سے ہے، کہ فلاں فلاں چیز کے ساتھ مخصوص شدہ ہے، یعنی اس میں منفرد اور اکیلا ہے، اہل اصول کی اصطلاح کی رو سے، ہر وہ لفظ جسے انفرادی طور پر ایک معنی کے لیے بنایا گیا ہو۔ [1]

اس کی تین اقسام ہیں، خاص ذاتی، جیسے زید اور محمد کی مانند علموں کے نام اور خاص نوعی (نوع ایسی قسم جس میں صرف ایک قسم ہو) جیسے مرد اور عورت اور گھوڑا، خاص جنسی (جنس وہ قسم جس میں ایک سے زائد قسمیں ہوں) جیسے انسان، اور خاص ہی سے وہ لفظ بھی ہے جو بجائے ذوات (جوہر) کے اوصاف کے لیے وضع شدہ ہو، جیسے علم، جہالت، اور ان کی مانند۔ [2]

نوعی (وہ قسم جو جنس سے خاص ہے) اور جنسی (وہ قسم جو نوع سے عام ہے) کے خاص سے ہونے کی وجہ صرف یہی ہے کہ خاص میں جس چیز کو پیش نظر رکھا جاتا ہے وہ ہے لفظ کا ایک معنی کو اس حیثیت سے لینا کہ وہ ایک ہے، بغیر یہ دیکھے کہ بیرون میں اس کے افراد ہیں یا نہیں ہیں، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خاص نوعی جیسے رَجُلٌ (مرد) ایک معنی کے لیے وضع شدہ

---

[1] اصول السرخسي: ١/ ١٢٥ـ شرح المنار: ص٦٤ـ٦٥.

[2] اصول التشريع الاسلامی للاستاذ علی حسب الله: ص ١٨٠.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ ہے ایسا مذکر جو کم سنی کی عمر سے متجاوز ہو اور اس معنی کے افراد کا بیرون میں موجود ہونا قابل توجہ نہیں ہے جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں، اور اسی طرح سے خاص جنسی، جیسے انسان ایک معنی یعنی ایک حقیقت کے لیے وضع شدہ ہے اور وہ ہے بولنے والا جاندار، اس ایک حقیقت کے لیے بیرون میں کئی ایک اقسام کا موجود ہونا قابل توجہ نہیں ہے، کیونکہ وہ اقسام پیش نظر نہیں ہیں، اس بنا پر خاص نوعی اور خاص جنسی دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ایک معنی ہے، سو وہ دونوں اس جانب سے اس خاص ذاتی (ذات وہ چیز ہے جو جاننے یا خبر دینے کے قابل ہو) کی مانند ہیں، جو ایک معنی کے لیے وضع شدہ ہو، اور وہ معنی ہے ذات کی شخصیت۔

خاص اور اس کی اقسام کی تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ گنتی کے الفاظ جیسے تین اور دس اور بیس اور سو اور ان کی مانند، یہ تمام کے تمام الفاظ خاص میں داخل ہیں، اس اعتبار کی بنا پر کہ یہ خاص نوعی سے ہیں اس بات کی بعض اہل اصول نے صراحت کی ہے۔ (1) تو تین اور اس کی مانند گنتی کے دیگر نام (علامات) ایک معنی کے لیے وضع شدہ ہیں کیونکہ وہ عین اسی عدد کے لیے ہی بنائے گئے ہیں، یعنی اکائیوں کے مجموعہ کو مجموعی حیثیت سے بغیر کسی اور چیز کو پیش نظر رکھے (وضع کیا گیا ہے) اور عدد کا افراد سے مرکب ہونا اس کے خاص ہونے میں نہ عیب کا باعث ہے اور نہ اس میں کثرت کا تقاضا کرتا ہے، کیونکہ وہ ایسے ہے جیسے زید کے بکثرت اجزاء، اس کی وضاحت اس طرح سے ہے کہ تین کا معنی اس کے اجزاء میں سے ہر ہر جزء میں موجود نہیں ہے، جس طرح کہ زیدیت کا معنی اس کے اجزاء کے اندر موجود نہیں ہے لیکن بعض دیگر اہل اصول نے گنتی کے ناموں (علامتوں) کو خاص ہی سے ٹھہرایا ہے، مگر خاص نوعی سے ہونے کی بنیاد پر نہیں، بلکہ اس بنیاد پر کہ وہ بکثرت افراد پر اس حالت میں دلالت کرتے ہیں کہ وہ افراد اسی لفظ کے اندر ہی محصور ہوتے ہیں اور جو اس قسم کا ہو تو وہ خاص ہی میں سے ہے، اسی لیے اہل اصول کا یہ گروہ خاص کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے کہ خاص وہ لفظ ہے جو بکثرت محصور (بند) شدہ (افراد) کے لیے بنایا گیا ہو، جیسے گنتی کے نام، یا ایک کے لیے بنایا گیا ہو، خواہ وہ ایک شخص کے اعتبار سے ہو جیسے زید، یا نوع (صنف، ایسی قسم جس میں صرف ایک قسم ہی ہو) کے اعتبار سے ہو، جیسے مرد، یا جنس (ایسی قسم جس میں بہت ساری قسمیں

---

(1) الازمیری: ۱/ ۱۲۸۔ التلویح: ۱/ ۳۴۔ تسهيل الوصول الى علم الاصول للمحلاوی: ۳۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں) کی حیثیت سے جیسے انسان ہے ❶ تو خواہ ہم پہلی تعریف اور ان کے قول کو لے لیں یا دوسری تعریف اور ان کے قول کو لے لیں، بہرحال گنتی کے نام خاص ہی سے تسلیم شدہ ہیں۔

۲۶۱۔ خاص کا حکم:

خاص اپنی ذات میں واضح ہوتا ہے، اس میں کوئی اجمال اور اشکال نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے لیے بنائے گئے معنی پر قطعی دلالت کرتا ہے، یعنی کسی احتمال کے بغیر جو دلیل سے پیدا ہونے والا ہو، یہ اپنے مدلول کے لیے حکم کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے نہ کہ ظنی طور پر۔ اس کی مثال قسم کے کفارہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ﴾. (المائدة: ۸۹)

یعنی ''جو کوئی نہ پائے پس تین دن کے روزے ہیں۔''

اس نص سے جو حکم مستفاد ہے، وہ تین دن کے روزوں کا وجوب ہے، کیونکہ لفظ ثلاثہ (تین) خاص کے الفاظ میں سے ہے جو اپنا معنی قطعی بتاتا ہے اور کسی کمی یا بیشی کا احتمال نہیں رکھتا۔ اس کی ایک اور مثال وارثوں کے حصص ہیں، جو قرآن میں مذکور ہیں وہ سب قطعی ہیں کیونکہ وہ (لفظ) خاص سے ہیں۔

مثال دیگر آپ علیہ السلام کا فرمان ہے: فِیۡ کُلِّ اَرۡبَعِیۡنَ شَاةً شَاةٌ. یعنی ہر چالیس بکری پر ایک بکری (زکوٰۃ) ہے۔'' زکوٰۃ کا نصاب چالیس بکریوں کے ساتھ مقرر فرمانا ایسا تعین ہے جو نہ کمی کا احتمال رکھتا ہے اور نہ بیشی کا۔ لہٰذا مثال کے طور پر یہ کہنا جائز نہ ہوگا کہ بکریوں کا نصاب زکوٰۃ انتالیس ہے یا پچاس ہے نیز چالیس کے ساتھ نصاب زکوٰۃ مقرر کرنا ہی آخری بات ہے جس میں کمی اور بیشی کا احتمال نہیں کیونکہ یہ بھی خاص (لفظ) سے ہے، یہی خاص کا حکم ہے۔ لیکن اگر خاص کی تاویل پر کوئی دلیل قائم ہو جائے یعنی اس کے لیے بنائے گئے معنی کے علاوہ کوئی مراد ہو یا اسی میں سے دیگر معنی مراد ہو تو اس حال میں خاص کو دلیل کے مقتضیٰ پر محمول کر دیا جائے گا۔ اس کی مثال حنفیہ کا وہ مذہب ہے، جس میں انہوں نے ہماری ذکر کردہ

---

❷ التلویح علی التلوضیح: ۱/ ۳۲۔۳۴ اور بعض نے خاص کی تعریف یہ کی ہے کہ ایسا لفظ جو محصور (گھیرا ڈالی گئی) شدہ چیز کو لیتا ہو، یا وہ ایک ہوگی یا دو ہوگی یا تین ہوگی یا اس سے زیادہ ہوگی، دیکھئے شرح ورقات امام الحرمین للخطاب: ص ۳۰، اور لطائف الاشارات: ص ۳۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حدیث مبارکہ میں وارد بکری کو حقیقی بکری پر محمول کیا ہے یا اس کی قیمت پر۔ اس پر ان کی دلیل مقصد تشریح کو ملحوظ رکھنا ہے، وہ یہ کہ حکمت والے شارع نے زکوٰۃ کو ہی مشروع فرمایا ہے، اصل مقصود فقراء کو نفع دینا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے، یہ مفہوم جس طرح اصل بکری دینے سے پورا ہو جاتا ہے، اسی طرح اس کی قیمت دے دینے سے بھی پورا ہو جاتا ہے۔

جب خاص کا حکم وہ ہے جو ہم نے واضح کر دیا ہے، علماء کے مابین یہی محل اتفاق ہے، حنفیہ نے مسائل میں جہاں دوسروں سے اختلاف کیا تو اسی کو حجت بنایا، ان مسائل میں سے ہم صرف ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حیض والی عورتیں جن پر ان کے خاوند داخل ہوئے ہوں لیکن حاملہ نہ ہوں، ان میں سے طلاق والی کی عدت تین قروء ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾ (البقرة: ٢٢٨)

یعنی ''طلاق والیاں اپنے بارے میں تین قروء انتظار کریں گی۔''

لیکن اس بات میں ان کا اختلاف ہے کہ قروء سے کیا مراد ہے؟ حنفیہ کے ہاں اس سے مراد حیض ہے لہٰذا: مطلقہ تین حیض عدت گزارے گی۔ حنفیہ کے مخالفین کا قول ہے کہ مراد اطہار ہیں۔ حنفیہ نے دلیل دی ہے کہ لفظ ثَلَاثَةَ جب خاص ہے تو وہ اپنے معنیٰ پر قطعی صورت کے ساتھ دلالت کرتا ہے، لہٰذا: حکم بغیر کمی بیشی کے تین قروء عدت کے وجوب کا ہے، جب ہم لفظ قروء کے معنیٰ کو طہروں پر محمول کریں گے تو مدت تین قروء سے زیادہ ہو جائے گی یا کم ہو جائے گی جو کہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نص کے مقتضیٰ کے خلاف ہے اور حکم خاص کے خلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طہر میں خاوند اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اگر ہم اس کو عدت میں سے شمار نہ کریں تو عدت تین طہر اور ایک طہر کا کچھ عرصہ ہو جائے گی۔ اور اگر ہم اس کو شمار کر لیں تو عدت دو طہر اور ایک طہر کا کچھ حصہ ہو جائے گی، یہ بات حکم نص کے خلاف ہوگی جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔

لیکن اگر ہم قروء کو حیض کے معنیٰ میں سمجھ لیں تو عدت بلا کمی اور بیشی کے تین حیض ہو جائے گی یہی نص کا حکم اور خاص کا تقاضا ہے۔ لہٰذا: ذہن کو اس طرف لے جانا ضروری ہے کہ قروء کا معنیٰ حیض ہیں اطہار نہیں ہیں۔ ❶

---

❶ اصول السرخسي: ١/ ١٢٨ ـ شرح المنار لابن ملك: ص٧٨.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۲۔ قوانین وضعیہ میں خاص کی مثالیں:

قوانین وضعیہ میں خاص کی مثال عراقی شہری قانون نمبر ۲۴۴ ہے جس کی عبارت یوں ہے:

لَا تُسْمَعُ دَعْوَى الْكَسْبِ دُوْنَ سَبَبٍ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ الْمُتَقَدِّمَةِ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ ثَلَاثِ سَنَوَاتٍ مِنَ الْيَوْمِ الَّذِيْ عَلِمَ فِيْهِ الدَّائِنُ بِحَقِّهٖ فِي الرُّجُوْعِ. وَلَا تُسْمَعُ الدَّعْوٰى كَذَالِكَ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ خَمْسِ عَشَرَةَ سَنَةً مِنَ الْيَوْمِ الَّذِيْ نَشَأَ فِيْهِ حَقُّ الرُّجُوْعِ.

اس قانون میں مذکورہ مدتیں بھی خاص کی مثال سے ہیں۔ یہ اپنے معنی پر قطعی الدلالت ہیں، یہ قطعی طور پر مدت ختم ہو جانے پر حکم ثابت کرتی ہیں، حکم یہ ہے کہ بغیر سبب کے دعویٰ کسب کا سماع نہیں کیا جائے گا۔

نیز عراقی سزاؤں کے قانون میں مقرر سزائیں بھی خاص کی مثالیں ہیں، اسی طرح وہ مدتیں بھی جو پبلک سروسز میں ترقی کے حوالہ سے ہیں اور فیصلوں سے ہیں جو عدالتوں سے جاری ہوئے ہیں۔ اسی کی مثال وہ مدتیں بھی ہیں جو شہری خدمت کے قوانین میں ملازم کے لیے ہر درجہ میں ترقی کے لیے ضروری ہے تا کہ ملازم کے لیے اگلے گریڈ میں ترقی ممکن ہو جائے۔

خاص کی مثال ریٹائرمنٹ کا قانون نمبر ۳۳، ۱۹۶۶ء بھی ہے اس قانون میں ریٹائرمنٹ کے حصے قانوناً محدود کیے گئے ہیں، ہر ملازم کی تنخواہ سے ایک معین حد تک کٹوتی ہوتی ہے، یہ حصے اور تنخواہ کی مقدار یہ سب خاص کے الفاظ ہیں اس میں حکم قانون میں مذکور طریقے کے مطابق جاری ہوگا کٹوتی کی مقدار کی جہت قطعی ہوگی جو کسی تاویل کا احتمال نہیں رکھتی۔

پہلی فرع مطلق ومقید

۲۶۳۔ مطلق ومقید کی تعریف:

مطلق: مطلق وہ لفظ ہے جو اس مدلول پر دلالت کرتا ہے جو اپنی جنس میں عام ہو۔ [1] دوسرے لفظوں میں: مطلق وہ لفظ ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے یا کسی لفظی قید کے بغیر کئی غیر معین افراد پر دلالت کرے۔ [2]

---

[1] الآمدی: ۳/ ۲۔ ارشاد الفحول: ص ۱۴۴۔ [2] شرح مسلم الثبوت: ۱/ ۳۶۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ